بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۲۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل ربوہ

یومِ چہارشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۶/۲۱	۱۰ ہجرت ۱۳۴۶ ہش ۲۹ محرم ۱۳۸۷ھ ۱۰ مئی ۱۹۶۷ء	نمبر ۱۰۰

خبر ہائے احمدیہ

[redacted]

—● ربوہ ۹ رمئی۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ خفیف زکام ہے۔ ویسے عام طبیعت اچھی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں۔

—● لاہور ۹ رمئی۔ جیسا کہ قبل ازیں اطلاع شائع ہو چکی ہے۔ محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۵ رمئی کو ہسپتال سے لاہور میں گھر تشریف لے آئے ہیں۔ گزشتہ ایک ہفتہ سے دن کے وقت کچھ حرارت ہو جاتی ہے نیز ضعف بھی ہے۔ احباب جماعت بالالتزام درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

—● ربوہ ۹ رمئی۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی طبیعت تا حال تشویشناک ہے۔ گردہ میں انفیکشن ہے۔ پیشاب رک رک کر اور تکلیف سے آتا ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

—● کسمو (کینیا مشرقی افریقہ) سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مبلغ اسلام مکرم منیر الدین احمد صاحب کو مورخہ ۲۷ اپریل ۱۹۶۷ء کو فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے۔ اسے نیک صالح خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

—● مکرم عبدالحی صاحب مبلغ انڈونیشیا کا بچہ کچھ عرصہ سے بیمار ہے اور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب سے اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکالت تبشیر)

محترم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

نہایت افسوس کے ساتھ احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مورخہ ۶/۵ بوقت صبح سات بجے محترم ڈاکٹر عبدالحمید صاحب چغتائی پسر محترم حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسیٰ مرحوم ماڈل ٹاؤن لاہور میں داعی اجل کو لبیک کہتے ہوئے اس دار فانی سے کوچ کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صحابی تھے اور بہت مخلص خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے۔ ظہور حسین ربوہ

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

احساسِ موت بھی گناہ سے بچنے کا ایک اہم ذریعہ ہے

اس سے انسان کو خدا پر ایک نیا ایمان حاصل ہوتا ہے اور توبہ کا موقع ملتا ہے

"دوسرا ذریعہ گناہ سے بچنے کا احساسِ موت ہے۔ اگر انسان موت کو اپنے سامنے رکھے تو وہ ان بدکاریوں اور کوتاہ اندیشیوں سے باز آجائے اور خدا تعالیٰ پر اسے ایک نیا ایمان حاصل ہو اور اپنے سابقہ گناہوں پر توبہ اور نادم ہونے کا موقعہ ملے۔ انسان عاجز کی ہستی کیا ہے؟ صرف ایک دم پر انحصار ہے۔ پھر کیوں وہ آخرت کا فکر نہیں کرتا اور موت سے نہیں ڈرتا اور نفسانی اور حیوانی جذبات کا مطیع اور غلام ہو کر عمر ضائع کر دیتا ہے۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ ہندوؤں کو بھی احساسِ موت ہوا ہے۔ بٹالہ میں کشن چند نام ایک بھنڈاری ستر یا بہتر برس کی عمر کا تھا۔ اس وقت اس نے گھر بار سب کچھ چھوڑ دیا اور کانشی میں جا کر رہنے لگا اور وہاں ہی مر گیا۔ یہ صرف اس لئے کہ وہاں مرنے سے اس کی موکش ہوگی مگر یہ خیال اس کا باطل تھا لیکن اس سے اتنا تو مفید نتیجہ ہم نکال سکتے ہیں کہ اس نے احساسِ موت کیا اور احساسِ موت انسان کو دنیا کی لذّات میں بالکل منہمک ہونے سے اور خدا سے دُور جا پڑنے سے بچا لیتا ہے۔ یہ بات کہ کانشی میں مرنا مکتی کا باعث ہوگا یہ اسی مخلوق پرستی کا پردہ تھا جو اس کے دل پر پڑا ہوا تھا مگر مجھے سخت افسوس ہوتا ہے جبکہ مَیں دیکھتا ہوں کہ مسلمان ہندوؤں کی طرح بھی احساسِ موت نہیں کرتے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکھو صرف اس ایک حکم نے کہ فاستقم کما امرت نے ہی بوڑھا کر دیا۔ کس قدر احساسِ موت ہے۔ آپ کی یہ حالت کیوں ہوئی صرف اس لئے کہ تا ہم اس سے سبق لیں۔ ورنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک اور مقدس زندگی کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ہادی کامل اور پھر قیامت تک کے لئے اور اس پر کل دنیا کے لئے مقرر فرمایا مگر آپ کی زندگی کے کل واقعات ایک عملی تعلیمات کا مجموعہ ہیں جس طرح پر قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی قولی کتاب ہے اور قانونِ قدرت اس کی فعلی کتاب ہے۔ اسی طرح پر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی بھی ایک فعلی کتاب ہے جو گویا قرآن کریم کی شرح اور تفسیر ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نہم صفحہ ۱۶-۱۷)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۶۷ء

مصلحین ربانی کی پیشگوئیاں

نجومیوں اور بندگان حق کی پیشگوئیوں میں ایک بنیادی فرق یہ ہوتا ہے کہ نجومیوں کی پیشگوئی صرف پیشگوئی ہوتی ہے۔ اس سے کوئی اخلاقی یا کسی کا منجانب اللہ ہونا وغیرہ مقصد نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک نجومی کہتا ہے کہ فلاں شخص فلاں تاریخ کو مر جائے گا۔ اگر وہ شخص اس تاریخ کو مر جاتا ہے۔ تو صرف یہ کہا جائے گا کہ نجومی کی پیشگوئی پوری ہو گئی اور بس۔ اس سے کوئی خاص نتیجہ مترتب نہیں ہوتا۔ صرف واہ واہ تک بات رہ جاتی ہے۔ لیکن ایک بندۂ حق کی پیشگوئی خاص غرض رکھتی ہے اور یہ غرض بندۂ حق کے مشن کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ بندۂ حق کا بنیادی دعویٰ یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو اصلاح خلق کے لئے کھڑا کیا ہے۔ اس بات کو پیش نظر رکھ کر بندۂ حق کی پیشگوئی کو دیکھنا چاہیئے خاص کر وعیدی پیشگوئی کو۔

بندۂ حق کی پیشگوئی تبشیری ہو یا تنذیری دونوں کی غرض اصلاح ہوتی ہے۔ جہاں تک تبشیری پیشگوئیوں کا تعلق ہے یہ پیشگوئیاں اہل ایمان کی حوصلہ افزائی کے لئے ہوتی ہیں۔ ان میں ان کے لئے کامیابی کی بشارت ہوتی ہے جیسے کہ مثلاً سورہ صف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

واخریٰ تحبونھا نصر من اللہ وفتح قریب۔

وبشر المومنین (سورۂ صف)

یعنی اس کے علاوہ ایک اور چیز بھی ہے جس کو تم بہت چاہتے ہو وہ اللہ کی تائید ہے۔ اور ایک جلدی حاصل ہونے والی فتح ہے اور مومنوں کو بشارت دے دے کہ (ان کو ایک اور جلد حاصل ہونے والی فتح بھی ملے گی) ایسی پیشگوئیوں کو وعدہ بھی کہا جاتا ہے۔ تنذیری پیشگوئیاں وہ ہوتی ہیں جن میں دشمنان اسلام کی تباہی موت وغیرہ قبل از وقت بتائی جاتی ہے۔ جیسا کہ مثلاً حضرت یونس علیہ السلام کی پیشگوئی چالیس روز تک ان کی نافرمان قوم پر عذاب الٰہی نازل ہوگا۔ ایسی پیشگوئیاں بھی مومنوں کے لئے باعث ازدیاد ایمان ہوتی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ وعیدی یا تنذیری پیشگوئیاں بھی چونکہ اصلاح کے لئے ہوتی ہیں۔ اگر پیشگوئی کی میعاد سے پہلے وہ اصلاح ہو جاتے تو ضروری نہیں ہے کہ پیشگوئی اسی رنگ میں پوری ہو جس رنگ میں وہ کی گئی ہے۔ مثلاً حضرت یونس علیہ السلام کی پیشگوئی خود آپ کی سمجھی ہوئی صورت میں پوری نہیں ہوئی تھی کیونکہ ان کی قوم نے چالیس روز کے اندر اندر گناہ کی زندگی سے توبہ کر لی تھی۔ اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کر لی تھی اس لئے عذاب ٹل گیا۔ اب یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ چونکہ چالیس دن گزر گئے اور قوم پر عذاب نہیں آیا۔ اس لئے پیشگوئی غلط نکلی۔ کیونکہ جس اصلاحی غرض اور مقصد کے لئے عذاب کی وعید دی گئی تھی وہ پورا ہو گیا تھا۔ اس لحاظ سے پیشگوئی فی الحقیقت پوری ہو گئی۔ بندگان حق کی وعیدی پیشگوئیوں کے متعلق یہ امر ملحوظ رکھنا نہایت ضروری ہے۔ خواہ اس کے لئے قضائے مبرم کے الفاظ ہی کیوں نہ استعمال کئے گئے ہوں۔ یہاں مبرم کے معنی یہ سمجھے جائیں گے کہ پیشگوئی اپنی غرض اور مقصد کے لحاظ سے ضرور کامیاب ہوگی۔ خواہ عذاب کی صورت میں یا اصلاح کی صورت میں۔

قرآن کریم میں کئی جگہ کفار کے عذاب کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ سورۂ توبہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

قاتلوھم یعذبھم اللہ بایدیکم ویخزھم

وینصرکم علیھم ویشف صدور قوم مومنین

ویذھب غیظ قلوبھم ویتوب اللہ علیٰ من ۱۴

حدیث النبی ﷺ

امامکم منکم

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم

ترجمہ۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا۔ جب ابن مریم تم میں نازل ہونگے اور تمہارا امام تم ہی میں سے ہوگا۔

(بخاری کتاب بدء الخلق)

ہم مسیحائے زماں کے ہیں غلام اے لوگو

ہم مسیحائے زماں کے ہیں غلام اے لوگو
لائے ہیں صلح و محبت کا پیام اے لوگو
جو محمدؐ کے صحابہؓ پہ ہوا تھا نازل
ہم پہ نازل ہوا ہے پھر وہ کلام اے لوگو
جو محمدؐ کے صحابہؓ نے پیا تھا پہلے
آج پھر ہم نے پیا ہے وہی جام اے لوگو
جس کو پہنچانے کو بھیجا ہے محمدؐ نے سلام
ہم نے پہنچا دیا اس کو وہ سلام اے لوگو
اس اسیری پہ ہے آزادی تنویر نثار
دام ہے پر یہ محبت کا ہے دام اے لوگو

تنویر

۱۴ یشاء واللہ علیم حکیم ۰ (توبہ آیت ۱۴)

ان سے لڑو۔ اللہ (تعالیٰ) انکو تمہارے ہاتھوں سے عذاب دلوائے گا اور ان کو رسوا کرے گا۔ اور تمہیں ان پر غلبہ دے گا۔ اور (اس ذریعہ) سے مومن قوم کے دلوں کو (صدمہ اور خوف سے) نجات دے گا۔ اور ان کے دلوں کے غصہ کو دور کر دے گا اور اللہ (تعالیٰ) جس پر چاہتا ہے فضل کرتا ہے اور اللہ (تعالیٰ) بہت جاننے والا (اور) بڑی حکمت والا ہے۔

یہ پیشگوئی بہر صورت پوری ہوئی لیکن اس میں غور طلب یہ بات ہے کہ بے شک کفار کے ایک بڑے گروہ پر یہ عذاب نازل ہوا۔ لیکن ایک بڑا گروہ اس عذاب سے بچ بھی گیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لے آئے۔ اب یہ کہنا کہ چونکہ ایک بڑا گروہ دشمنان اسلام کا بچ گیا تھا۔ اس لئے پیشگوئی پوری نہیں ہوئی کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ ابوجہل بے شک مورد عذاب ہوا اور بہت سے دوسرے کفار پر بھی عذاب آیا۔ مگر خود ابوجہل کا بیٹا جو دشمنی میں اپنے باپ سے کم نہ تھا عذاب سے بچ گیا۔ کیونکہ اس نے توبہ کر لی اور مسلمان ہو کر تلافی مافات کر دی۔ اسی طرح عبداللہ بن ابی سرح جو مرتد ہو گیا تھا۔ اور سخت مخالفت کرنے لگا تھا عذاب سے بچ گیا۔

اس سے ظاہر ہے کہ وعید کی پیشگوئی خواہ بظاہر مبرم ہی کیوں نہ ہو توبہ کرنے سے ٹل سکتی ہے۔ بلکہ ٹلنا ضروری ہے۔ کیونکہ ایسی پیشگوئی کا مقصد درحقیقت اصلاح ہوتا ہے۔ اور اگر اصلاح ہو جانے تو ضروری نہیں کہ عذاب نازل ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسومات و بدعات کے خلاف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عظیم الشان جہاد

(مکرم مرزا محمد سلیم صاحب اختر مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ ضلع ملتان)

(قسط دوم)

(تسلسل کے لئے دیکھیں الفضل ۱۹۔ اپریل ۱۹۶۷ء)

چھٹی بدعت مسلمانوں میں یہ در آئی ہے کہ مرشد کو سجدہ کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور جب ایک شخص نے سجدہ کرنا چاہا تو آپؑ نے فرمایا:-

"یہ مشرکانہ باتیں ہیں ان سے پرہیز کرنا چاہیئے۔"

اس لئے کہ سجدہ کرنا سوائے ذاتِ خداوندی کے کسی کو جائز نہیں جو ایسا کرتا ہے وہ انسان کو خدائی عظمت کا شریک سمجھ کر ایسا کرتا ہے پس خدا کے مقرر کردہ حکم و عدل نے اس بدعت کو مشرکانہ فعل قرار دیا ہے لہٰذا اس سے مسلمانوں کو احتراز کرنا چاہیئے۔

ساتویں رسم مسلمانوں نے یہ اختیار کی ہے کہ ایک تاریخ معین کر کے کھانا پکاتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمارا یہ فعل ہمارا قاضی الحاجات ہوگا۔ نمازوں۔ روزوں اور دیگر احکامِ شریعت سے انہیں کوئی غرض نہیں مگر معین تاریخ پر کسی مُردہ کی رُوح کو ثواب پہنچانے کے لئے دیگ پکانا ضروری خیال کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں کسی شخص نے سوال کیا کہ اگر کوئی حضرت سید عبدالقادر صاحب جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر کھانا پکا کر کھلا دے تو کیا یہ جائز ہے۔ حضور پُرنور نے فرمایا:-

"طعام کا ثواب مُردوں کو پہنچتا ہے گزشتہ بزرگوں کو ثواب پہنچانے کی خاطر اگر طعام پکا کر کھلایا جائے تو یہ جائز ہے لیکن ہر ایک امر نیت پر موقوف ہے اگر کوئی شخص، اس طرح کے کھانے کے واسطے کوئی خاص تاریخ مقرر کرے اور ایسا کھانا کھلانے کو اپنے لئے قاضی الحاجات خیال کرے تو یہ ایک بُت ہے اور ایسے کھانے کا لینا دینا سب حرام اور شرک میں داخل ہے پھر تاریخ کی تعیین میں بھی نیت کا دیکھنا ہی ضروری ہے۔ اگر کوئی شخص ملازم ہے اور اسے مثلاً جمعہ کے دن ہی رخصت مل سکتی ہے تو حرج نہیں کہ وہ ایسے کاموں کے واسطے جمعہ کا دن مقرر کرے۔ غرض جبتک کوئی ایسا فعل نہ ہو جس میں شرک پایا جائے صرف کسی کو ثواب پہنچانے کی خاطر کھلانا جائز ہے۔"

(بدر ۱۸؍اگست ۱۹۰۷ء)

آٹھویں رسم مسلمانوں نے یہ اپنائی ہے کہ محرم کی دسویں کو شربت اور چاول تقسیم کرتے ہیں حالانکہ معیّن تاریخ پر ایسا کرنا کوئی ضروری نہیں۔ حضرت قاضی ظہور الدین صاحب اکمل مرحوم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے دریافت کیا تھا کہ اگر دسویں محرم کو شربت اور چاول کی تقسیم للّٰہ بہ نیت ایصالِ ثواب ہو تو اس کے بارے میں حضور کا کیا ارشاد ہے۔ آپ نے فرمایا:-

"ایسے کاموں کے لئے دن اور وقت مقرر کر دینا ایک رسم و بدعت ہے اور آہستہ آہستہ ایسی رسمیں شرک کی طرف لے جاتی ہیں پس اس سے پرہیز کرنا چاہیئے کیونکہ ایسی رسموں کا انجام اچھا نہیں ابتدا میں اسی خیال سے ہو مگر اب تو اس نے شرک اور غیر اللہ کے نام کا رنگ اختیار کر لیا ہے اس لئے ہم اسے ناجائز قرار دیتے ہیں جب تک ایسی رسوم کا قلع قمع نہ ہو عقائد باطلہ دُور نہیں ہوتے۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۲۱۳)

نویں رسم مسلمانوں نے یہ اختیار کی ہے کہ کسی کے مر جانے پر جزع فزع اور نوحہ کرتے ہیں حالانکہ حضور علیہ السلام نے فرمایا ہے

النیاحة من عمل الجاھلیة

نوحہ جاہلیت کی رسم ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے بارہ میں فرماتے ہیں:-

"ماتم کی حالت میں جزع فزع اور نوحہ یعنی سیاپا کرنا اور چیخیں مار کر رونا اور بے صبری کے کلمات زبان پر لانا یہ سب باتیں ایسی ہیں کہ جن کے کرنے سے ایمان کے جانے کا اندیشہ ہے اور یہ سب رسمیں ہندوؤں سے لی گئی ہیں جاہل مسلمانوں نے اپنے دین کو بھلا دیا اور ہندوؤں کی رسمیں اختیار کر لیں۔ کسی عزیز اور پیارے کی موت کی حالت پر مسلمانوں کے لئے قرآن شریف میں یہ حکم ہے کہ صرف انّا للّٰہ وانّا الیہ راجعون کہیں ۔۔۔۔۔ اگر رونا ہو تو صرف آنکھوں سے آنسو بہانا جائز ہے اور جو اس سے زیادہ کرے وہ شیطان سے ہے۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۴۳)

پھر اسی سلسلہ میں یہ بھی کیا جاتا ہے کہ ایک ایک سال تک سوگ منایا جاتا ہے اور نئی نئی عورتوں کے آنے پر یا بعض خاص دنوں میں سیاپا کیا جاتا ہے بعض چیزوں کا پکانا چھوڑ دیا جاتا ہے اور منہ سے طرح طرح کے بکواس کئے جاتے ہیں۔ ان رسموں کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ

"یہ سب ناپاک رسمیں ہیں اور گناہ کی باتیں ہیں جن سے پرہیز کرنا چاہیئے۔"

پھر بعض لوگ یہ بھی کرتے ہیں کہ نوحہ کرنے والی عورتوں کو منگواتے ہیں اور پھر نوحہ کروا کر پلاؤ اور زردہ پکا کر کھلاتے اور تقسیم کرتے ہیں تا لوگ کہیں کہ بڑا ماتم ہوا اور فلاں کے مرنے پر فلاں شخص نے بڑا خرچ کیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"حرام خور عورتیں شیطان کی بہنیں جو دُور دُور سے سیاپا کرنے کے لئے آتی ہیں اور مکر و فریب سے مُنہ کو ڈھانپ کر اور بھینسوں کی طرح ایک دوسرے سے ٹکرا کر چیخیں مار کر روتی ہیں ان کو اچھے اچھے کھانے کھلائے جاتے ہیں اور اگر مقدور ہو تو اپنی شیخی اور بڑائی جتلانے کے لئے صدہا روپیہ کا پلاؤ اور زردہ پکا کر برادری میں تقسیم کیا جاتا ہے اس غرض سے کہ لوگ واہ واہ کریں کہ فلاں شخص نے مرنے پر اچھی کرتوت دکھلائی سو یہ سب شیطانی طریق ہیں جن سے توبہ کرنا لازم ہے۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۳۳)

دسویں رسم مسلمانوں نے یہ ایجاد کر لی ہے کہ لڑکے کی بسم اللہ کرائی اور استاد کو باوجود افلاس و غربت کے سونے یا چاندی کی قلم دوات یا تختی وغیرہ دیتے ہیں۔ ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اس امر کے بارہ میں اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ آپؑ نے فرمایا:-

"تختی اور قلم دوات سونے یا چاندی کا دینا یہ سب بدعتیں ہیں ان سے پرہیز کرنا چاہیئے اور باوجود غربت کے اور کم جائداد ہونے کے اس قدر اسراف اختیار کرنا سخت گناہ ہے۔"

(ملفوظات جلد ۹ صفحہ ۳۴۹)

غرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے رسوم و بدعات کے خلاف عظیم الشان جہاد کیا ہے اور قیامِ شریعت کے لئے بھرپور کوشش کی ہے۔ اب ہمارا فرض ہے کہ ہم آپؑ کے فرمودات پر عمل پیرا ہو کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے ساتھ ہو۔ آمین۔

تعلیم القرآن کلاس اور لجنات اماء اللہ کا فرض

(حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نظارت اصلاح و ارشاد کے زیرِ انتظام گزشتہ سالوں کی طرح اس سال بھی ماہ جولائی میں تعلیم القرآن کلاس لگائی جا رہی ہے جو سابقہ طریق پر ایک ماہ جاری رہے گی۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ اس میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے طالبات کو بھجوائیں رہائش اور کھانے کا انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ذمہ ہوگا۔ آنے والی طالبات کم از کم میٹرک تک پڑھی ہوئی ہوں۔ نصاب عنقریب شائع ہوگا اس کو دیکھ کر کتب اور کاپیاں ساتھ لے کر آئیں۔ کم از کم ایک ہفتہ قبل لجنہ مرکزیہ کو یہ اطلاع آجانی چاہیئے کہ کس کس لجنہ سے کتنی طالبات آئیں گی اور ان کی تعلیم کیا ہے۔

مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

واقفینِ عارضی کے چند تاثرات

(۱) مکرم مولوی عصمت اللہ خان صاحب بہاولپور جنہیں اب دوسری مرتبہ نئے مقام پر سرائے عالمگیر بھجوایا گیا تھا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں رپورٹ کے ضمن میں تحریر کرتے ہیں۔

"میرا یقین بلکہ ایمان ہے کہ یہ تحریک الٰہی منشاء کے تحت حضور نے شروع فرمائی ہے۔ یہ تحریک بڑی بابرکت اور ایمان افروز اور اعلیٰ نتائج کی حامل ہے۔ اس تحریک سے جماعتوں کے اندر ایک نئی بیداری، روحانی تغیر اور بیداری کی رُوح پیدا ہو گئی ہے۔ یہ تحریک یقیناً ایک روحانی انقلاب لائے گی۔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقیات کا موجب ہوگی اور سرفروشان و مجاہدین کی جماعت پیدا کرے گی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے کونہ کونہ میں پھیل جائیں گے۔ اور الٰہی نصرتوں کے ساتھ اسلام کی سربلندی کی ایک یلغار کرے گی اور توحید کے پیغامات سے کرہ ارض کو موحد بندوں سے بھر دیں گے اور محمد رسول اللہؐ کی غلامی میں تمام اقوامِ عالم کو داخل کریں گے اور مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم اور نام کو ابد تک روشن اور اجاگر کر دیں گی۔ پھر دنیا میں صرف ایک ہی مذہب اور ایک ہی رسولؐ ہو گا جس کا نام عزت سے لیا جائے گا۔"

(۲) مکرم مولوی عبدالکریم صاحب فاضل جہلم وقفِ عارضی کے سلسلہ میں بھون بھجوائے گئے تھے انہوں نے اپنی رپورٹ میں ایک غیر احمدی دوست کی خواب بھی درج کی ہے وہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ کی خدمت میں لکھتے ہیں:۔

"ایک دوست ملے جو انبالہ کے مہاجر ہیں ۱۹۴۸ء میں جب حضرت مصلح موعودؓ جہلم تشریف لائے تھے انہوں نے حضور سے مصافحہ کیا اور دعا کی درخواست کی حالانکہ وہ احمدی نہیں تھے۔ اس دوران میں وہ احمدیوں سے ملتے رہے۔ اب وہ بتاتے ہیں کہ ان دنوں میں ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کلر کہار کے قریب خواب میں ملے اور فرمایا کہ لیاقت علی کیا سوچ رہے ہو۔ کیوں جماعت میں شامل نہیں ہوتے؟ مَیں نے عرض کیا کہ حضور بہت اُلجھنیں ہیں انہوں نے فرمایا کہ کوئی بات نہیں خدا تعالیٰ سب دُور کر دے گا۔ اس پر اسے عرض کیا کہ حضور کہاں جاؤں؟ فرمایا بھون جاؤ۔ جب میں بھون آیا تو آپ کا پتہ چلا یعنی وقفِ عارضی کے سلسلہ میں دو دوست آئے ہیں اس پر وہ میرے پاس آئے اور مجھے اپنے گھر بھی لے گئے۔ مَیں نے ان کو مشورہ دیا ہے کہ حضور سے ملیں۔ وہ اس بات پر تیار ہیں۔ وہ حضور سے ملنے آئیں گے۔"

(۳) محترم ملک رحمت خان صاحب و مکرم ملک منصور احمد صاحب عمرؔ جامعہ احمدیہ ضلع گجرات کے ایک گاؤں میں وقفِ عارضی کے سلسلہ میں گئے تھے انہوں نے حضور کی خدمت میں تحریر کیا ہے:۔

"وقفِ عارضی کے دو ہفتوں کے دوران ہم نے اپنے دل میں ایک عجیب روحانی کیفیت محسوس کی۔ ہماری روحیں ہر دم آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز رہیں۔ ہم نے قبولیتِ دعا کے نظارے دیکھے۔ احمدیت کی تائید میں متعدد خدائی نشانوں کا ظہور ملاحظہ کیا اور برکاتِ خلافت کے عجیب رنگ کے کرشمے دیکھے۔ یہ محض فضلِ الٰہی تھا ورنہ ہم عاجز اور گنہگار بندے کس شمار میں ہیں۔"

احباب کرام! یہ تاثرات اور ایسے صدہا تاثرات سے عیاں ہے کہ وقفِ عارضی میں شمولیت دینی برکات کے لحاظ سے ایک نہایت ہی مبارک تحریک ہے۔ آپ خود بھی اس میں شامل ہو کر روحانی لذت سے بہرہ اندوز ہوں۔ دو ہفتے سے لے کر چھ ہفتے تک کا وقت وقف کیا جا سکتا ہے۔ اپنی درخواست حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور بھجوائیں۔

خاکسار

ابوالعطاء جالندھری

نائب ناظر اصلاح و ارشاد

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے خطاب

(جناب عاجزؔ عظیم آبادی)

اے امیر المؤمنین اے جانِ جانانِ جہاں — حاملِ بارِ خلافت باہزاراں عزّ و شاں

شہسوارِ راہِ عرفان و غلامِ مصطفیٰ — گلشنِ اسلام کا لاریب تُو ہے باغباں

مطلعِ نُورِ الٰہی سینۂ صافی ترا — تُو علومِ معرفت کا ایک بحرِ بیکراں

ہم نشیں دوشیزگی حسنِ جاناں کچھ نہ پوچھ — محشرِ خاموش کی اُف اے تلاطم خیزیاں

قدرتِ ثانی کے مظہر۔ افتخارِ قدسیاں — معدنِ حلم و حیا و نیّرِ روحانیاں

خادمِ شرعِ مبین و سربسر علم و عمل — حافظِ قرآن و فرزندِ مسیحائے زماں

غمگسارِ ملّتِ بیضاء انیسِ بے کساں — نُورِ چشمِ مصلحِ موعود سلطان البیاں

قرۃ العینینِ حضرت سیّدہ نصرت جہاں — جامعِ آیاتِ قرآنِ مُبیں کا ہم عناں

بُلبلِ بستانِ احمد غنچہ لب شیریں دہن — مرحبا صد مرحبا تیری ترنّم ریزیاں

ہاتھ یہ تیرا نہیں بلکہ مسیحا کا ہے ہاتھ — دستِ عثمانؓ جس طرح دستِ نبی آخر زماں (صلی اللہ علیہ وسلم)

دستِ ختم الانبیاء دستِ خدائے ذوالجلال — "فوق ایدیہم" کا دیکھو کھل گیا رازِ نہاں

"نافلۃ لّک" کی خبر کا تُو ہے اک زندہ دلیل — تُو ہے تصویرِ "مبارک" بے شبہ و بے گماں

تُو علومِ مشرقی و مغربی کا امتزاج — دم بخود ہے تیرے آگے حکمتِ یونانیاں

تیرے دم سے گلشنِ اسلام میں تازہ بہار — گلستانِ اہرمن پر چھا گیا دَورِ خزاں

لائے گی اَب رنگ تاثیرِ دعائے نیم شب — مغربیّت کا طلسم اُڑ جائے گا بن کر دھواں

دہر میں طوفانِ دہریّت کا ہر جا شور ہے — چھا گئی ہیں چار جانب جہل کی تاریکیاں

یہ دُعا ہے اے خدائے قادر و ربِّ قدیر — دینِ احمد ہر جگہ ہو کامیاب و کامراں

پرچمِ اسلام کی ہو سربلندی ہر جگہ — چین ہو جاپان ہو یا روس و آذربائیجان

ربِّ کعبہ کی قسم ربِّ محمدؐ کی قسم — احمدیت ہو گی ہر جا مُظفّر و کامراں

دوستو میرے عزیزو اب رہو ثابت قدم — زیرِ حُکمِ جانشینِ مہدیٔ آخر زماں

صبر و صدق و علم کا کامل نمونہ تم بنو — آسمانِ علم پر چمکو مثالِ کہکشاں

شیوۂ پیغمبرِ اُمّی کرو تم اختیار — تا کرے تم سے محبّت وہ خدائے مہرباں

اے خدا اے ربِّ کعبہ اے خدائے قادیاں — اے خدائے لامکاں والے خدائے بے نشاں

جو تری درگاہِ عالی میں ہوا ہے سجدہ ریز — دشمنوں نے تیری ڈھا نیا اسکو بن کر آسماں

خاکساری عاجزی بندہ کی ہے تجھ کو پسند — تو اے ستّار العیوبی اے خدائے مہرباں

نوحہ گر اپنے گناہوں پر ہے یہ عاجز بشر — تیرے فضل و جود سے میں دُور ہوں گمرہیاں

یا الٰہی مصطفیٰ عالی گہر کا واسطہ — کر قبول اب تو دعائے عاجزِ نوحہ کناں

فخرِ شعرا حضرتِ وحشتؔ کے جذبِ فیض سے

عاجزِ شوریدہ سر بھی بن گیا شیریں بیاں

عاجزؔ عظیم آبادی

تلمیذ طوطیٔ بنگالہ خان بہادر سید رضا علی صاحب ایم اے مرحوم وحشتؔ کلکتوی

قسط نمبر ۲

قرآن کی رو سے ارتداد محض کی کوئی سزا اس دنیا میں اسلامی حکومت کی طرف سے نہیں ہے

(مولانا محمد علی جوہر کا بیان)

سب سے پہلے جب قتال کی اجازت دی گئی تو وہ بھی اسی وجہ سے کہ جب مسلمانوں کو ظلم و ستم کا بلاوجہ نشانہ بنایا گیا اور اُن کو اپنے وطن اور دیار سے بلاوجہ نکالا گیا۔ اور مسلمانوں کی یہ جلاوطنی صرف اس لئے عمل میں آئی کہ وہ اللہ کو اپنا رب کہتے تھے۔ چنانچہ فرمایا کہ

اذن للذین یقاتلون بانهم ظلموا وان الله علی نصرهم لقدیر الذین اخرجوا من دیارهم بغیر حق الا ان یقولوا ربنا الله

یعنی صرف اس جرم پر مسلمانوں کو گھر بار سے نکالا گیا کہ وہ اللہ کو اپنا پروردگار رکھتے تھے۔ اس زیادتی کو دور کرنے اور آزادیٔ ضمیر کے حق کو قائم کرنے کے لئے مسلمانوں کو بھی قتال کی اجازت دی گئی تاکہ دنیا سے یہ فتنہ جو قتل سے بھی زیادہ شدید و کبیر ہے دور ہو کہ دین کے معاملہ میں جبر و زیادتی روا رکھی جائے جیسا کہ مسلمانوں کے ساتھ روا رکھی گئی اور صرف اللہ کو پروردگار کہنے کے جرم میں ان کو دیس سے نکالا گیا۔ اس ضلالت و گمراہی کو دور کرنے کے لئے اور دین کے معاملہ میں ہر قسم کے دباؤ اور جبر کو ہٹا دینے اور صرف اللہ کے لئے دین کو خالص بنا دینے اور بندوں کے زورِ تحکم سے دین کو آزادی دلانے کے لئے خدا نے مسلمانوں کو قتال کی اجازت دی تاکہ لا اکراہ کا اصول قائم ہو جائے۔

اس حقیقت کو پیش نظر رکھنے کے بعد یہ کیونکر ممکن ہے کہ اسی چیز کو اختیار کرنے کی مسلمانوں کو اجازت دی جاتی جس سے چھٹکارا حاصل کرنے کے لئے ان کو قتال کا حکم دیا گیا ہے۔

ایک طرف کفار کا یہ فعل کہ وہ اللہ پر ایمان لانے کی وجہ سے مسلمانوں پر ظلم کرتے ہیں اس حد تک ناقابلِ برداشت بتلایا جاتا ہے کہ اس کی وجہ سے قتال کی اجازت دی جاتی ہے اور دوسری طرف اسی فعل کے اختیار کرنے کی مسلمانوں کو ہدایت دی جاتی۔ یہ تو بالکل متضاد تھا۔ اصل یہ ہے کہ جس طرح مسلمان بنانے میں کوئی اکراہ جائز نہیں اسی طرح مسلمان رکھنے پر بھی کوئی اکراہ نہیں ہو سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم میں اس کا کوئی ذکر نہیں کیونکہ جب ایک عام اصول بیان کر دیا گیا اور کہہ دیا گیا کہ لا اکراہ فی الدین تو اس کے بعد اس کی ضرورت ہی! نہیں رہتی کہ قتل مرتد کی بھی صراحتاً نفی بھی کی جائے اس لئے کہ اس کی نفی تو لا اکراہ کے اصول کا اعلان کرتے ہی خود بخود ہو گئی۔ پھر ایک ہی جگہ اس اصول کو بیان نہیں کیا گیا بلکہ بار بار مختلف پیرایہ بیان میں اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے

قل الحق من ربکم فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر۔

اے پیغمبر کہہ دو کہ حق تو تمہارے پروردگار کی طرف سے ہے پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کرے یعنی خدا نے تو حق بیان فرما دیا اب لوگوں کو اختیار ہے کہ اسے مانیں یا نہ مانیں کسی قسم کا جبر نہیں ہے۔ دوسری جگہ بیان فرمایا

ولو شاء ربک لآمن من فی الارض کلهم جمیعاً افانت تکره الناس حتی یکونوا مومنین

اگر تمہارا پروردگار چاہتا تو وہ تمام لوگ جو زمین پر بستے ہیں ایمان لے آتے تو کیا تم سب کو مجبور کر سکتے ہو کہ وہ ایمان لے آئیں۔ اس آیت سے یہ بھی معلوم ہوا کہ خدا نے بزرگ و برتر جبر کو پسند نہیں فرماتا اور بندوں کو خود اختیار دیا ہے کہ وہ کفر و ایمان اور ضلالت و ہدایت میں سے جس کو چاہیں اختیار کریں ورنہ اگر وہ جبر کو پسند کرتا تو سرے سے انسان کو پیدا ہی ایسا کرتا کہ کفر میں مبتلا ہونا اس کے امکان سے باہر ہوتا۔

جب بندوں کی ضلالت و گمراہی سے رسول اللہ بہت زیادہ کڑھنے اور دکھ محسوس فرمانے لگے تو خدا نے جا بجا یہ کہہ کر آپ کی تسکین فرمائی کہ آپ تو صرف رسول ہیں اور پیغام الٰہی کا پہنچا دینا آپ کا فرض ہے اور بس۔ مثلاً وما علی الرسول الا البلاغ۔ مرتدین کا ذکر کلامِ پاک میں متعدد جگہ آیا ہے اور قرآن کی آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ لوگ ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو گئے بلکہ بعض نے تو یہ وطیرہ اختیار کر رکھا تھا کہ کچھ دنوں کے لئے ایمان لاتے پھر کافر ہو جاتے اس کا مقصد یہ تھا کہ اصل مسلمانوں کو بھی گمراہ کر دیں چنانچہ ارشاد ہے کہ وقالت طائفة من اهل الکتاب آمنوا بالذی انزل علی الذین آمنوا وجه النهار واکفروا آخره لعلهم یرجعون۔

اہل کتاب کی ایک جماعت کہتی ہے کہ دن کے ایک حصہ میں اس چیز پر ایمان لے آؤ جو مومنوں پر نازل ہوئی ہے۔ (قرآن) پھر اس کے آخری حصہ میں اس سے انکار کر دو تاکہ وہ بھی (یعنی مسلمان) لوٹ آئیں۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس قسم کی شرارتیں کی جایا کرتی تھیں مگر اس کے باوجود ان کے قتل کا کوئی حکم نہیں دیا گیا اس کے علاوہ بھی کئی جگہ مرتدین کا ذکر آیا ہے مثلاً من کفر بالله من بعد ایمانه الا من اکره وقلبه مطمئن بالایمان ولکن من شرح بالکفر صدراً فعلیهم غضب من الله ولهم عذاب عظیم

جو شخص ایمان لانے کے بعد کفر میں مبتلا ہوتا ہے۔ سوائے اس شخص کے جو مجبور کیا جائے اور اس کا دل مطمئن ہو۔ ایسا شخص جس کا کفر پر شرح صدر ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں پر اللہ کا غضب ہے اور بڑا سخت عذاب ہے۔

اس آیت میں بھی قتل مرتد کا کوئی ذکر نہیں بلکہ عذاب آخرت کی صورت میں سزا مقرر کی گئی۔ ایک اور آیت ہے

ان الذین آمنوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفراً لم یکن الله لیغفر لهم ولا لیهدیهم سبیلاً

جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے۔ پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ اللہ ان کی مغفرت نہیں کرے گا اور نہ ان کو سیدھا راستہ کی ہدایت کرے گا۔

اس آیت میں اسلام کے بعد کفر اور کفر کے بعد اسلام اور پھر کفر کا ذکر ہے یعنی دو مرتبہ اسلام لانے کے درمیان بحالت کفر زندگی کا ثبوت موجود ہے جو مسزائے قتل کے خلاف ایک بیّن دلیل ہے۔ اگر ارتداد کی سزا قتل ہوتی تو بار بار ایمان لانا اور پھر بار بار مرتد ہونے کی نوبت ہی نہیں آ سکتی تھی۔ بلکہ پہلی ہی دفعہ کے ارتداد پر زندگی کا خاتمہ ہو جاتا۔

ایک جگہ اور ارتداد کا ذکر ہے۔ مگر سزائے قتل کا کوئی ذکر نہیں

کیف یهدی الله قوماً کفروا بعد ایمانهم وشهدوا ان الرسول حق وجاءهم البینٰت۔ والله لا یهدی القوم الظٰلمین۔ اولٰئک جزاؤهم ان علیهم لعنة الله والملٰئکة والناس اجمعین۔

اللہ اس قوم کو کس طرح ہدایت کرے جس نے ایمان لانے کے بعد کفر اختیار کیا اور جو لوگ گواہی دیتے تھے کہ رسول حق ہے اور ان پر واضح دلائل آ گئے۔ اللہ ظالم قوموں کی ہدایت نہیں کرتا ان کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ اس کے تمام فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ اس آیت میں صاف صاف اہل ردۃ و کفر کی سزا بیان کر دی گئی ہے۔ مگر قتل کی سزا کا کہیں ذکر نہیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اسلام محض ارتداد کی بناء پر کوئی سزا دنیا میں تجویز نہیں کرتا۔ کیونکہ اس کا آئین محکم اصول لا اکراہ فی الدین ہے۔

ان تمام آیات پر غور کرنے سے اچھی طرح واضح ہو جاتا ہے کہ قرآن کی رو سے ارتداد محض کی کوئی سزا اس دنیا میں اسلامی حکومت کی طرف سے نہیں ہے۔"

(اخبار ہمدرد دہلی
۱۹ فروری ۱۹۲۵ء)
(مرسلہ دوست محمد شاہد)

دعائے صحت

خاکسار کی اہلیہ عرصہ دس یوم سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے اور بہت کمزور ہو گئی ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔
عبدالرشید ارشد شاہد
مربی سلسلہ احمدیہ مردان

Digitized by Ahmadiyya Library Rabwah

برائے خصوصی توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے چندوں کا ششماہی جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ چندوں کی آمد میں بے حد کمی ہے۔ صرف ممبری چندے کی آمد ۵۰۰ر۱۳ روپے ہونی چاہیئے تھی۔ لیکن اس کے مقابلہ میں صرف ۹۴۴۹ روپے ہوئی ہے۔ یہ امر نہایت قابل افسوس ہے۔ سب لجنات کی سیکرٹری و صدر صاحبان کو چاہیئے کہ پوری کوشش کریں کہ اگلے چھ ماہ میں نہ صرف یہ چار ہزار روپے کی کمی پوری کریں بلکہ اگلا ششماہی بجٹ ۵۰۰ر۱۳ روپے کی رقم بھی پوری کریں۔ چندوں کی کمی کی بڑی وجہ یہ ہے کہ بہت بڑی تعداد ہر ضلع میں لجنات کی ایسی ہے۔ جن کی طرف سے ایک پیسہ بھی چھ ماہ میں وصول نہیں ہوا تمام عہدیداران اس بات کی طرف توجہ دیں۔ کہ لجنہ اماء اللہ کے وسیع پروگرام کو چلانے کے لئے اخراجات کی ضرورت ہے۔ اور اخراجات تبھی پورے ہو سکتے ہیں۔ جب تمام لجنات کی طرف سے باقاعدہ چندہ آئے۔ اب گندم کی کٹائی کا موسم ہے۔ دیہاتی لجنات کو چاہیئے کہ چھ ماہ کا چندہ اکٹھا ادا کر دیں۔

(سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

مراقب (انسپکٹر) کی ضرورت

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں مراقب کی ایک اسامی خالی ہے اس اسامی پر کام کرنے کے لئے ایک صحت مند اور تجربہ کار مخلص دوست کی ضرورت ہے۔ خدمت سلسلہ کے خواہشمند حضرات اپنی درخواستیں مع مکمل کوائف اپنے حلقہ کے صدر یا امیر کی تصدیق کے ساتھ مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۶۷ء تک محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بھجوا دیں۔

امیدواروں کا انٹرویو مورخہ ۱۲ مئی کو پانچ بجے شام دفتر مرکزیہ میں ہو گا۔

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

اطفال الاحمدیہ کا امتحان

آپ جانتے ہیں کہ اطفال الاحمدیہ کی علمی اور عملی ترقی کے لئے یہ نہایت ضروری ہے کہ انہیں دینی علوم اور جماعتی روایات سے روشناس کرایا جائے۔ نیز عملی لحاظ سے ان کی استعدادوں کو بڑھا کر قرون اولیٰ کے مسلمانوں جیسی قوت عمل پیدا کی جائے۔ اس مقصد کو ایک حد تک حاصل کرنے کے لئے ۲۸ مئی بروز جمعہ کو ان کا سالانہ امتحان "کامیابی کی راہیں" سے لیا جا رہا ہے۔ امتحانی پرچے مجالس کو مئی کے وسط میں بھجوا دئے جائیں گے۔ مجالس مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے دفتر کو جلد آگاہ کریں۔

(سیکرٹری تعلیم و تربیت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

خدام الاحمدیہ کے چندوں کی ادائیگی خدام الاحمدیہ کیلئے لازمی ہے

خدام الاحمدیہ اور اطفال الاحمدیہ کے لئے مرکز کی طرف سے مقرر کردہ چندوں کی ادائیگی لازمی ہے اور ان ہی چندوں کی آمد سے مرکزی سکیموں کو چلایا جاتا ہے۔ یہ چندے اگر ماہ بماہ مقررہ شرح کے ساتھ ادا ہوتے رہیں تو مرکز کے کام بھی چلتے رہتے ہیں اور خدام و اطفال کے ذمہ بقائے بھی نہیں ہوتے۔ لیکن بروقت وصولی یا ادائیگی نہ کرنے سے دونوں طرف نقصان رہتا ہے۔

اب فصل کے برداشت کے دن ہیں۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اگر توجہ کریں تو یہ وقت موزوں ہو سکتا ہے۔ کوشش کریں کہ بقائے بھی وصول ہو جائیں۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درخواستہائے دعا (۱) اسلام انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے عزیز ۵۵ احمدی طلبار مختلف امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔ سب کی نمایاں کامیابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار مسعود احمد فائنل ایئر انجینئرنگ زعیم حلقہ انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور

(۲) میری امی جان محترمہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار مبارکہ انجم سیالکوٹ

نظارت تعلیم کے اعلانات

داخلہ گورنمنٹ ٹیچرز ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ بہاولپور ۶۸-۱۹۶۷ء

موزوں امیدوار داخلہ بجوزہ فارم پر جو پرنسپل صاحب کے دفتر سے مل سکتا ہے ۲۴/۵ تک درخواست دے سکتے ہیں۔

نمبر شمار	نام کورس	قابلیت نقول سرٹیفکیٹس لف کریں	عمر یکم ۶/۷ ء کو	علاقے جہاں کے امیدوار درخواست دے سکتے ہیں
۱	جے۔ وی	میٹرک۔ مڈل اگر میٹرک نہ ملیں	۱۷ تا ۳۰ سال	صرف ضلع بہاولپور
۲	ایس۔ وی	ایف ایس سی۔ ایف اے	۱۹ تا ۲۲	
		میٹرک فرسٹ ڈویژن	۱۷ تا ۲۰	بہاولپور ملتان ڈویژن
		میٹرک جے۔ وی " "	۱۷ تا ۲۵	
۳	او۔ ٹی	میٹرک تمام مضامین بمع فاضل عربی یا فارسی۔ امیدوار میٹرک نہ ملنے کی صورت میں لئے جائیں گے	۱۷ تا ۲۳	بہاولپور ڈویژن
۴	سی۔ ٹی	ایف۔ اے ایف ایس سی تمام مضامین	۱۹ تا ۲۲	بہاولپور و ملتان ڈویژن آزاد کشمیر۔ گلگت بلتستان کے لئے

عمر کی رعایت فوج سے فارغ شدہ ۵ سال۔ ان ٹرینڈ ٹیچرز ۳ سال برائے داخلہ ۷۰ فیصد قلات ڈویژن قرآن کریم ناظرہ پڑھ سکنا مسلم امیدواران کے لئے ضروری شرط۔ درخواست کے ہمراہ رجسٹرڈ داخلہ کے اندراجات کی مصدقہ نقل برائے تصدیق رہائش۔ کریکٹر سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر وغیرہ یا فرسٹ کلاس گزیٹڈ مجسٹریٹ سے۔ شیڈیول کاسٹ ڈپٹی کمشنر ضلع کا سرٹیفکیٹ شامل۔

(پ۔ ٹ ۶۷-۵-۴)

فرسٹ گریڈ ٹکٹ کلکٹر کی ایک ماہ کی ٹریننگ والٹن ٹریننگ سکول لاہور چھاؤنی

درخواست بجوزہ فارم پر جو ۱/- روپیہ میں ہر بڑے اسٹیشن سے مل سکتی ہے۔ معرفت ایمپلائمنٹ ایکسچینج بنام ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ ریلوے متعلقہ ۳۱/۵ تک۔ رہائش کا سرٹیفکیٹ فرسٹ کلاس مجسٹریٹ سے نیز دوسرے سرٹیفکیٹ مطلوبہ بھی دیں۔

پسماندہ قبائلی علاقہ کے امیدوار رہائش کے لئے پولیٹیکل ایجنٹ کا سرٹیفکیٹ شامل کریں اور آزاد کشمیر کے وزارت امور کشمیر کا۔ موخر الذکر امیدواروں کو عمر میں ۳ سال رعایت اور فارم کی قیمت ۱/- کی بجائے ۲۵ پیسے۔

قابلیت کم از کم میٹرک سیکنڈ ڈویژن۔ ریلوے ملازمین کے متعلقین تھرڈ ڈویژن بھی درخواست دے سکتے ہیں عمر ۱/۶ کو ۱۸ تا ۲۴ سال (پ۔ ٹ ۶۷/۳)

(ناظر تعلیم)

اعلان دار القضاء

مکرم نبیر احمد صاحب شفٹ انجینئر آئل کمپنی ڈھلیاں ضلع اٹک پسر مکرم مولوی علی محمد صاحب ولد مکرم میاں محمد خان صاحب ساکن دوالمیال ضلع جہلم نے لکھا ہے کہ والد صاحب مرحوم کی متروکہ امانتی رقم کھاتہ ۳۲۹۲ (۳۲۹ء-۱۱۰) صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے پاس مبلغ ۳۶۰۰/- روپے موجود ہے۔ یہ رقم والد صاحب کی تحریر کے مطابق میرے چھوٹے بھائی مکرم بشیر احمد صاحب ساکن دوالمیال کو دے دی جائے۔ مجھے اور ہماری ہمشیرہ مسماۃ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم اختر اقبال صاحب ساکن دوالمیال تحصیل پنڈ دادنخان ضلع جہلم کو کوئی اعتراض نہیں ہے نیز لکھا ہے کہ اس امانتی رقم میں سے حصہ جائیداد مبلغ ۶۶۰/- روپے مکرم ناظم صاحب جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو ادا کر دیا جائے۔ کیونکہ مرحوم ۱/۱۰ حصہ کے موصی تھے۔

اس درخواست پر مکرم کیپٹن ملک عبداللہ خان صاحب ساکن ربوہ کی بطور گواہ تصدیق درج ہے محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ موصوفہ نے بھی لکھ بھیجا ہے کہ والد صاحب مرحوم کی جائداد اور اس امانتی رقم میں سے میرا حصہ بھائی بشیر احمد صاحب کو دے دیا جائے۔ اس تحریر پر مکرم قاضی عبدالرحمان صاحب امیر جماعت احمدیہ دوالمیال اور مکرم عبدالکریم صاحب کے بطور گواہ دستخط ثبت ہیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو بیس یوم تک اطلاع دی جائے۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

اہل سیالکوٹ کے جذبۂ ایمانی سے تاریخ کے صفحات جگمگا رہے ہیں

شہریوں کو ہلالِ استقلال پیش کرنے کی تقریب سے گورنر موسیٰ کا خطاب

موٴرخہ ۔۔ مئی کو مغربی پاکستان کے گورنر جناب محمد موسیٰ نے سیالکوٹ کو ہلال استقلال دینے کی شاندار تقریب میں جو تقریر کی اس کا متن درج ذیل ہے:۔

"معزز و محترم اہالیان سیالکوٹ!

خدائے بزرگ و برتر کا کتنا بڑا احسان ہے کہ آج ہم وطن عزیز کے اس مبارک خطے میں فتح و ظفر کا پرچم لہرانے جمع ہوئے ہیں جہاں دشمن نے اپنے تمام تر سامانوں کے ساتھ ہم پر حملہ کیا۔ اور اپنی جدید ترین افواج کے سیلِ بیکراں میں ہمیں خس و خاشاک کی طرح بہا لے جانے کی بھرپور کوشش کی اس نے تمام اخلاقی اور بین الاقوامی ضابطوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اچانک اور [illegible] وار کیا۔ اور عسکری طاقت کے تمام بہیمانہ حربوں کو نہتے اور مظلوم شہریوں پر بھی پوری انسانیت سوزی سے استعمال کیا دشمن نے سیالکوٹ کی سرحد پر ایک ایسی جنگ کا آغاز کیا جس کی ہولناکی کی مثال ملنا مشکل ہے۔ لیکن طاقت و تعداد کے تمام سامان موجود ہونے کے باوجود وہ اس معرکے میں ہم سے ہار گیا۔ اس کی شکست پر دنیا حیران ہے فوجی ماہرین سرگرداں ہیں کہ آخر وہ کونسی طاقت تھی جس نے اتنے بڑے طوفان کا منہ موڑ دیا۔

عزیزان گرامی! دشمن کے پاس اپنی فتح کی ضمانت کے لئے سب کچھ موجود تھا۔ لیکن وہ ایک [illegible]، جو ہمارے وطن کی مقدس سرزمین پر اپنا ناپاک تسلط چاہتا تھا اسے مقصد کی سچائی حاصل نہ تھی اور وہ ایک قزاقی ذہنیت لے کر ہمیں ہمارے جائز اثاثہ سے محروم کر دینا چاہتا تھا، چنانچہ یہی سبب تھا کہ وہ صداقت پر ایمان کی قوتوں کے سامنے نہ ٹھہر سکا۔ ہمارے جیالے جوان عزم و ہمت کی ایمان افروز مشعلوں کو لے کر آگے بڑھے اور کفر و باطل کی تاریکیوں کو تہس نہس کرتے چلے گئے۔ انہوں نے اپنے سردلعزیز قائد فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کی ولولہ انگیز تقریر کو پیش نظر رکھا۔ اور لا الٰہ الا اللہ کا ورد کرتے ہوئے میدان جہاد میں کود پڑے۔ ان نڈر جیالوں نے مکار دشمن کو ہر محاذ پر ایسی شکست فاش دی کہ دشمن کی آئندہ نسلوں کے لئے عبرتناک سبق بن گیا۔ میں نے اس محاذ پر پاکستان کے جانفروشوں۔ مجاہدوں اور سپاہیوں کو موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دشمن سے لڑتے دیکھا ہے انہیں اپنے خدا کے وعدوں پر۔ اپنی ذات پر اور اپنے مقصد کی سچائی پر پورا پورا اعتماد تھا، ان کے دل جوش ایمان سے معمور اور روحیں جذبہ جہاد سے سرشار تھیں وہ بے جگری سے لڑے اور دشمن کو پیچھے دھکیلتے ہوئے چلے گئے۔ یہاں تک کہ دشمن کی جمعیت منتشر ہو گئی۔ اور دنیا کے گوشے گوشے سے خبریں آنے لگیں۔ کہ پاکستان کو فتح حاصل ہو رہی ہے

عزیزان ملت! اس میں کوئی شک نہیں کہ کسی قوم کی اجتماعی عظمت شان کے جوہر جنگ ہی میں کھلتے ہیں۔ نہال ملت کو خون ہی سے سینچا جاتا ہے جذبہ حب الوطنی موت کی کسوٹی پر پرکھا جاتا ہے مجھے خدا نے یہ توفیق ارزانی فرمائی اور یہ میری خوش نصیبی کہ ۱۹۶۵ء کی جنگ میں میں پاکستانی فوج کا کمانڈر انچیف تھا۔ میں نے قوت ایمانی اور جذبہ حب وطن کے جو مناظر دیکھے ہیں وہ اب تک آنکھوں میں بسے ہیں اور [illegible] کے ذکر سے تاریخ کے صفحات جگمگا رہے ہیں۔

فوج کے نظم و نسق کا تقاضہ ہے کہ جوان ہو یا افسر سب پر تعمیل حکم فوراً لازمی ہے جلتی آگ میں کود پڑنا۔ شعلوں میں رقص کرنا۔ سنسناتی ہوئی گولیوں کی بوچھاڑ میں آگے بڑھنا توپوں کے ہیبت ناک دھماکوں سے بے خوف ہو کر منزل مقصود تک پہنچنا سپاہی کا فرض ہے ہمارے نوجوانوں اور افسروں نے ثابت کر دیا کہ وہ احکام کی بجا آوری میں جان پر کھیل جاتے ہیں بے جگری سے دشمن کے ساتھ پنجہ آزما ہونے میں ان کی نظیر ملنی مشکل ہے فوج نے بری ہو یا بحری جو کچھ کیا اور فضائیہ نے جو کارنامے سرانجام دیئے وہ اپنی جگہ پر مینار نور ہیں۔ لیکن اس جنگ میں پاکستانی عوام کے اتحاد اور اس قوم کے اجتماع نے بھی دنیا پر عیاں کر دیا عوام بے خوف نڈر بے باک اور ہنستے کھیلتے معمول کے کاموں میں مصروف رہے فوج کی پشت پناہی کرتے رہے اور حوصلوں کو بلند رکھا چنانچہ فوج اور عوام کے اس بے مثال اتحاد نے دشمن کے طاغوتی عزائم کو خاک میں ملا دیا۔

برادران عزیز! مجھے یاد ہے کہ سیالکوٹ کے محاذ پر گھمسان کا رن پڑا تھا دشمن کے ہوائی جہاز شہریوں میں سراسیمگی پیدا کرنے کے لئے اندھا دھند غیر مسلح افراد پر اور پرامن عوام پر اور معصوم بستیوں پر گولے پھینک رہے تھے۔ لیکن سیالکوٹ کے شہری۔ یہاں کے عوام۔ یہاں کے زندہ دل جیالے اور سرفروش زخم کھاتے رہے اور مسکراتے رہے۔ آبادیوں اور بستیوں پر گولے برستے رہے لیکن بہادروں کی زندگی میں کوئی فرق نہ آیا۔ اور زندگی اور موت کے اس روح فرسا ماحول میں شہر اقبال کے رہنے والوں نے مثالی بلند حوصلگی پامردی اور ثابت قدمی کا ثبوت دیا چنانچہ "ہلال استقلال" کا یہ نشان امتیاز تمام قوم کی جانب سے اہل سیالکوٹ کے عزم و ہمت اور ایثار و استقامت کو ہمیشہ ہمیش خراج عقیدت پیش کرتا رہے گا۔

میرے عزیز ہموطنو! آج ہمارے دل ان شہیدوں کی یاد سے بھی معمور ہیں اور رہیں گے جو اپنے وطن کی مقدس سرزمین میں نقاب خاک اوڑھ کر سو گئے ہیں اور اس خطہ کو جہاں وہ دفن ہیں پاک و پاکیزہ بنا گئے ہیں وہ مرے نہیں ہیں بلکہ زندوں سے بڑھ کر زندہ ہیں۔ بہار آئے گی پھول مہکیں گے تو ہوائیں ان کی خوشبو لائیں گی۔ اور فضائیں ہر وقت ان کے گیت گاتی رہیں گی اور جو شہداء سرحد کے اس پار رہ گئے ہیں وہ دشمن کے خطے میں ہماری سلطنت کے حصے ہیں جنہیں وہ ہم سے کبھی نہیں چھین سکتا

میں اہل سیالکوٹ کو "ہلال استقلال" کا اعزازی پرچم ملنے پر تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں یہ اعزاز تمام شہریوں اور مجاہد جانبازوں کی اجتماعی کوششوں اور قربانیوں کا ثمرہ ہے یہ وہ درخت ہے جو سدا بہار رہے گا یہ وہ پرچم ہے جو اہل سیالکوٹ کے قابل فخر کارناموں کی یادگار ہے یہ اس جرأت کا نشان ہے جو تاریخ میں ضرب المثل بن گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ یہ پرچم سربلند رہے ارجمند رہے اور اہل سیالکوٹ ہمیشہ اسے لہراتا دیکھ کر ان شہداء کو یاد کریں جن کی مہک مجھے اس پرچم سے آ رہی ہے۔

پاکستان پائندہ باد

--:--

پاکستان ویسٹرن ریلوے

نوٹس نیلام

۱۔ جہلم ریلوے سٹیشن پر ریفرشمنٹ روم (مغربی طرز) کا ٹھیکہ ریلوے ریسٹ ہاؤس جہلم میں ۶ جون ۱۹۶۷ء کو ساڑھے نو (۹½) بجے دن بذریعہ نیلام عام دیا جائے گا۔

۲۔ نیلام کی شرائط مع ٹھیکہ کی شرائط و ضوابط پر مشتمل اگریمنٹ کی نقل جو کامیاب بولی دہندہ نے کرنا ہوگا، چیف کمرشل منیجر پاکستان ویسٹرن ریلوے لاہور کے دفتر سے ۲۳ مئی ۱۹۶۷ء کو ۱ بجے دن تک ۱۰/- روپے فی کاپی کے حساب سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔

۳۔ نیلام میں حصہ لینے کی خواہشمند فرموں/اشخاص کو ریلوے انتظامیہ کے پاس ۱۰۰/- روپے بطور زر ضمانت اور ان کی مالی حیثیت اور گورنمنٹ کے مجوزہ فارم پر چال چلن اور مستقل سکونت کا دستاویزی ثبوت جیسا کہ نیلام کی شرائط میں تفصیلاً درج ہے۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میں ۲ جون ۱۹۶۷ء کو ۱۲ بجے دن تک یا ریلوے ریسٹ ہاؤس جہلم میں ۵ جون ۱۹۶۷ء کو ساڑھے سات بجے صبح سے ۲ بجے دن تک جمع کرانا ہوگی۔

چیف کمرشل منیجر

INF (L) 1242

صرف چھ روپے میں ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جیسے بلند پایہ تربیتی رسالہ کے بارہ شمارے حاصل کیجئے

ترقی اشاعت
مجلس انصار اللہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرآن انسان کے دل میں خشیت پیدا کرکے خدا کی طرف لے جاتا ہے

انسان کی جتنی طبعی اور روحانی ضرورتیں ہیں وہ ان سب کو پورا کرتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الشعراء کی تفسیر میں قرآن مجید کی عظمت و شوکت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

" قرآن وہ کتاب ہے جو انسان کے دل میں خدا تعالیٰ کی خشیت پیدا کرکے اُس کو خدا کی طرف لے جاتی ہے اور انسان کی جتنی طبعی اور روحانی ضرورتیں ہیں ان سب کو پورا کرتی ہے ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ

(بنی اسرائیل آیت ۹۰)

ہم نے اس قرآن میں پھیر پھیر کر اور بدل بدل کر اور نئے نئے اسلوب سے اور مختلف طرز سے تمام قسم کی فطرتوں کے لئے مضامین بیان کر دیئے ہیں ۔

دنیا میں دو ہی چیزیں ہوتی ہیں جو کسی تعلیم کی برتری کو ثابت کرتی ہیں ۔ ایک یہ کہ ہر قسم کے مضامین اس میں بیان ہوں ۔ اور دوسرے یہ کہ مختلف طبقات میں سے ہر طبقہ کے لئے اس میں مضامین بیان ہوں اور یہ دونوں خصوصیتیں قرآن کریم میں پائی جاتی ہیں ۔ گویا کوئی انسان نہیں رہا جو قرآن کریم کا مخاطب نہ ہو ۔ اور کوئی بات نہیں رہی جو قرآن نے بیان نہ کی ہو ۔ جب ہر بات اس میں بیان کر دی گئی ہے اور ہر قسم کے لوگوں کی فطرت کو ملحوظ رکھ کر اس میں تعلیم نازل کر دی گئی ہے ۔ تو پھر بنی نوع انسان کو اپنے خدا کی محبت اور اس کا پیار کیوں حاصل نہ ہو ۔ بیشک پرانے زمانہ میں موسٰی اور عیسٰی اور دوسرے نبیوں کو خدا ملا اور ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں ۔ لیکن ہمارا دل اس سے تسلی نہیں پاتا ہم چاہتے ہیں کہ ہمیں بھی خدا تعالیٰ کی محبت حاصل ہو اور زندہ کتاب وہی کہلا سکتی ہے جو زندہ خدا سے ہمارا تعلق پیدا کر دے ۔ اگر وہ ہمیں خدا سے نہیں ملاتی تو ایسی کتاب کا وجود اور عدم ہمارے لئے برابر ہو جاتا ہے ۔ اور قرآن کہتا ہے کہ ہم نے ہر انسان کی روحانی ضرورتوں کے پورا کرنے کے سامان اس کتاب میں رکھ دیئے ہیں پس جو بھی سچے دل سے اس پر عمل کرے گا وہ اپنے خدا کو پالے گا ۔ اسی طرح فرماتا ہے :-

وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ

(انعام آیت ۲۰)

اے محمد رسول اللہ تو لوگوں سے کہہ دے کہ یہ قرآن میری طرف اس لئے وحی کیا گیا ہے کہ میں اس کے ذریعہ سے تمہیں بھی ہوشیار کروں ۔ اور وہ تمام لوگ جن کے کانوں تک اس کی آواز پہنچے ان کو بھی ہوشیار کروں ۔ ایک طرف قرآن کریم نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس میں ہر قسم کے مضامین بیان کئے گئے ہیں اور ہر قسم کے لوگوں کو مخاطب کیا گیا ہے ۔ اور دوسری طرف اس نے یہ کہا کہ جس کے ہاتھ میں بھی یہ قرآن ہے اُس کو فائدہ پہنچے گا ۔ کیونکہ یہ اسی لئے نازل کیا گیا ہے کہ وہ سب لوگ جن کے کانوں تک اس کی آواز پہنچے ان کو فائدہ پہنچائے "

(تفسیر کبیر جلد ۷ حصہ ۳)

---

۲۸ مئی کو تمام جماعتوں میں پورے اہتمام سے یوم خلافت کے جلسے منعقد کئے جائیں

۲۷ مئی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وصیت کے مطابق جماعت احمدیہ کا خلافت پر اجماع ہوا ۔ نبوت کے بعد خلافت خدا تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت ہے اس نعمت کی اہمیت اور شکرانہ کے لئے جماعتوں میں ۲۷ مئی کو جلسہ کیا جاتا ہے ۔

امسال ۲۸ مئی ۱۹۶۷ء کو تمام جماعتوں میں یہ جلسہ پورے اہتمام کے ساتھ منعقد کیا جائے اور صحیح عذر کے بغیر کسی بھائی اور بہن کو جلسہ کی برکات سے حصہ لینے سے محروم نہیں رہنا چاہئیے ۔ امراء ۔ پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان اصلاح وارشاد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس جلسہ کو پورے طور پر کامیاب بنانے کی کوشش کریں ۔ ۲۷ مئی کی بجائے ۲۸ مئی کا دن اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ اتوار کا دن ہے اور اس دن عام تعطیل ہوتی ہے جلسہ کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر رپورٹیں نظارت اصلاح وارشاد میں پہنچ جانی چاہئیں ۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

سرگودہا ۹ مئی ۔ مغربی پاکستان کے گورنر جناب محمد موسیٰ نے اعلان کیا ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت پاکستان کو شکست نہیں دے سکتی ۔ پاکستان اسلام کا آخری حصار ہے اور یہ اسلام ہی کی قوت اور ایمان اور الہام تھا کہ ہماری بہادر فوجوں نے اپنے سے پانچ گنا فوجی طاقت کو شکست دی ۔ ہمارے سپاہی حق و باطل کے اس معرکہ میں اسلام کی شان وطن کی آن اور فوج کے ناموس کے لئے لڑے اور خدائے بزرگ و برتر نے انہیں قدم قدم پر کامیابی سے ہمکنار کیا ۔ گورنر نے کہا کہ پاکستان کی بقا پوری ملت اسلامیہ کی بقا اور اس کا تحفظ تمام دنیا کا تحفظ ہے وہ کل سرگودہا کو ہلال استقلال دینے کے موقع پر ایک تاریخی مجمع سے خطاب کر رہے تھے ۔

ماسکو ۹ مئی ۔ روسی وزیر خارجہ مسٹر گرومیکو نے کہا ہے کہ پاکستان اور روس ایک دوسرے سے ثقافتی اور اقتصادی میدان میں وسیع پیمانے پر تعاون کر سکتے ہیں اور دونوں ملکوں کے تعلقات روز بروز دوستانہ ہوتے جا رہے ہیں وہ کل ایک ڈنر میں تقریر کر رہے تھے جو انہوں نے پاکستان کے وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ کے اعزاز میں دیا تھا ۔

وزیر خارجہ سید شریف الدین پیرزادہ نے بھی جواب میں اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ۔ انہوں نے اپنے پرجوش خیر مقدم کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ پاکستان اور روس کے تعلقات کی بنیاد دوستی اور ہمسائگی پر ہے ۔ انہوں نے کہا کہ دونوں قوموں کو قریبی تعاون اور باہمی مفاہمت سے کام کرنا چاہئیے وزیر خارجہ نے صدر ایوب کے دورۂ روس کو پاکستان اور روس کے باہمی تعلقات کے فروغ کے لئے سنگ میل قرار دیا ۔

مختلف خبر رساں ایجنسیوں کی اطلاع کے مطابق بین الاقوامی حلقوں اور خاص طور پر روس میں پاکستانی وزیر خارجہ کے دورہ ماسکو کو بہت زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے پیرزادہ امریکی فوجی امداد بند ہونے کے فوراً بعد روس پہنچے ہیں اس لئے عام طور پر سمجھا جا رہا ہے کہ وہ ہتھیاروں کے حصول کی بابت بات چیت کریں گے ۔ یہ سمجھا جا رہا ہے کہ روس اس موقع کو رائگاں نہیں جانے دے گا ۔ اور وہ عالمی صورت حال کے پیش نظر پاکستان کو بہتر شرائط پر فوجی اور اقتصادی امداد کی پیشکش کرے گا ۔

رائٹر کے مطابق مسٹر پیرزادہ کل بذریعہ ٹرین ماسکو سے لینن گراڈ پہنچے ۔

● مظفر آباد ۔ ۹ مئی ۔ کل آزاد کشمیر اور مقبوضہ دونوں جگہ یوم شیخ عبداللہ منایا گیا جلسے کئے گئے جلوس نکلے اور بھارتی حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ شیر کشمیر اور مرزا افضل بیگ اور دوسرے کشمیری رہنماؤں کو رہا کر دے سری نگر میں دو دن پہلے ہی بڑے بڑے پوسٹر دیواروں پر لگا دیئے تھے جن میں عوام سے اپیل کی گئی تھی کہ وہ ۸ مئی کو بھارتی حکومت کی عائد کردہ پابندیوں کی پرواہ کئے بغیر احتجاجی جلوس نکالیں اور جلسے منعقد کریں ۔ سنار کہ جگ کے اس پار سے جو خبریں موصول ہوئی ہیں ان کے مطابق سری نگر میں سخت کشیدگی پھیلی ہوئی ہے اور وسیع پیمانے پر ہنگاموں کا خطرہ ہے

●۔ کلکتہ ۹ مئی صوبہ آسام کے شہر تیزپور میں کل طلبا اور پولیس میں زبردست تصادم ہوا جس کے بعد پولیس نے گولی چلادی دو افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے ہیں ۔ پولیس کی مدد کے لئے فوج بلا لی گئی ہے اور شہر میں کرفیو نافذ کر دیا گیا ہے طلبا نے ایک تھانے پر حملہ کر دیا اور فوج نے کا ریکارڈ نذر آتش کر دیا ۔

●۔ کراچی ۹ مئی ۔ سرکاری طور پر توقع ظاہر کی گئی ہے کہ ۱۲ مئی کو پاکستان اور سوویٹ یونین کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہوں گے ۔ جس کے تحت روس کو بچاس ہزار ٹن باسمتی چاول فراہم کئے جائیں گے ۔

●۔ ھانگ کانگ ۔ ۹ ۔ شمالی ویٹ نام کے صدر ہوچی منہ نے اپنی مسلح افواج کو تلقین کی ہے کہ وہ شہری آبادی پر امریکہ کے انسانیت سوز مظالم سے بالکل نہ گھبرائیں اور آزادی کی جنگ جاری رکھیں ۔ یہ بات انہوں نے ملک کی مسلح افواج اور سرکاری افسروں کے نام ایک پیغام میں کہی ہے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴